۱۷۔ لباس - ہماری ضرورت

بتائیے تو بھلا!

درج ذیل تصویروں کو غور سے دیکھیے۔ آپ کے پسندیدہ/ جو آپ کو چاہیے ایسے کپڑے چن کر ان کے گرد ◯ بنائیے۔

اب آپ کے منتخب کیے ہوئے تمام کپڑوں کی تعداد چوکون میں لکھیے۔

اب یہ دیکھیے کہ کیا آپ کے اور آپ کے دوست کے منتخب کیے ہوئے کپڑوں کی تعداد ملتی جلتی ہے؟

(۱) منتخب کیے ہوئے کپڑے آپ کس کس دن پہنیں گے؟

(۲) آپ دن میں کتنی مرتبہ کپڑے تبدیل کریں گے؟

(۳) منتخب کیے ہوئے کپڑوں کے علاوہ بھی کیا آپ مزید کپڑوں کی ضرورت محسوس کرتے ہیں؟ اگر ہاں تو ان کی تعداد چوکون میں لکھیے۔

(۴) کپڑوں کے علاوہ آپ اور کون سی چیزیں / زیورات پہننا پسند کریں گے؟

(۵) کیا آپ اپنے کپڑے اپنے دوستوں کو پہننے کے لیے دیں گے؟

(۶) اشتہارات میں سے کون سے کپڑے آپ پہننا پسند کریں گے؟

- ہم مختلف قسم کے کپڑے پہننا پسند کرتے ہیں اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوں۔

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

آپ کے گرد و پیش میں ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ، اینٹوں کی بھٹی، جنگل وغیرہ میں بسنے والے لوگوں سے ملاقات کیجیے۔ درج ذیل نکات کی بنیاد پر ان سے بات چیت کیجیے اور اپنی بیاض میں اندراج کیجیے۔

(۱) ان کے پاس کُل کتنے کپڑے ہیں؟

(۲) گرمی میں وہ کون سے کپڑے پہنتے ہیں؟

(۳) سردیوں میں کس قسم کے کپڑے پہنتے ہیں؟

(۴) بارش میں کون سے کپڑے استعمال کرتے ہیں؟

(۵) تہوار اور خاص مواقع پر کون سا لباس پہنتے ہیں؟

(۶) دن بھر میں کتنی مرتبہ کپڑے تبدیل کرتے ہیں؟

- درج بالا سرگرمی سے آپ کو کیا معلوم ہوا؟

بتائیے تو بھلا!

پہلی مرتبہ کی گئی سرگرمی 'بتائیے تو بھلا!' کو دہرائیے اور نئے سرے سے اپنی بیاض میں اندراج کیجیے۔ اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی **ضرورت** پر غور کیجیے اور تصویر میں موجود کپڑوں کا انتخاب کیجیے۔ پھر چوکون میں ان کی تعداد لکھیے۔

کیا پہلی مرتبہ کی گئی سرگرمی اور اس سرگرمی کا جواب ایک ہی ہے۔

- بچو! ان سوالوں کے جواب حاصل ہونے کے بعد آپ محسوس کریں گے کہ آپ کو جتنے کپڑوں کی خواہش ہے ان کی تعداد زیادہ ہے۔ کپڑوں کی خواہش اور کپڑوں کی اصل ضرورت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ضرورت نہ ہوتے ہوئے بھی چیزوں کی خواہش حرص و ہوس کہلاتی ہے۔

ہم ذرائع ابلاغ (ٹی وی، اخبار، وغیرہ) کے ذریعے مختلف اشتہارات دیکھ کر کپڑوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس طرح چیزوں کے لیے پیدا ہونے والی دلچسپی ہماری ہوس میں اضافہ کرتی ہے۔

کپڑوں کی ضرورت اور ہوس - جماعت میں بات چیت کیجیے۔

آئیے دماغ پر زور دیں۔

امجد اور ثانیہ کے پاس ڈھیر سارے کپڑے ہیں۔ ان میں سے بہت سے کپڑے وہ استعمال نہیں کرتے۔ ان کے سامنے مسئلہ ہے کہ ان کپڑوں کا کیا کیا جائے؟ اس مسئلے کو حل کرنے میں آپ ان کی مدد کیجیے۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

اساتذہ کے لیے ہدایت : اس سرگرمی پر عمل کرنے کے لیے طلبہ کے ساتھ کپڑوں کی صنعت کے کسی قریبی مرکز کا دورہ کیجیے یا وہاں کے کسی ماہر کاریگر کو انٹرویو کے لیے مدعو کیجیے۔

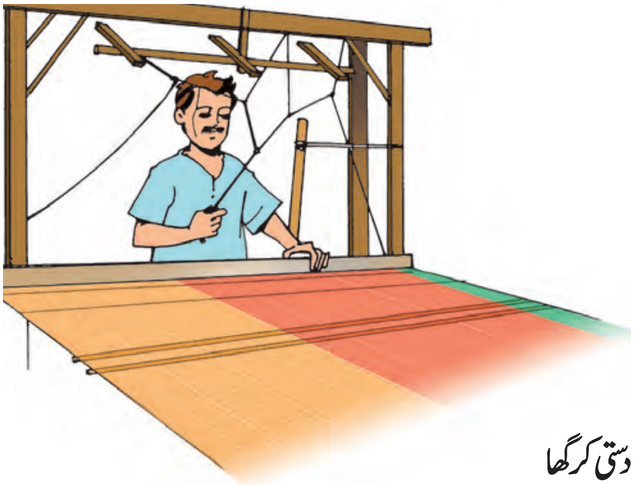

دستی کرگھا

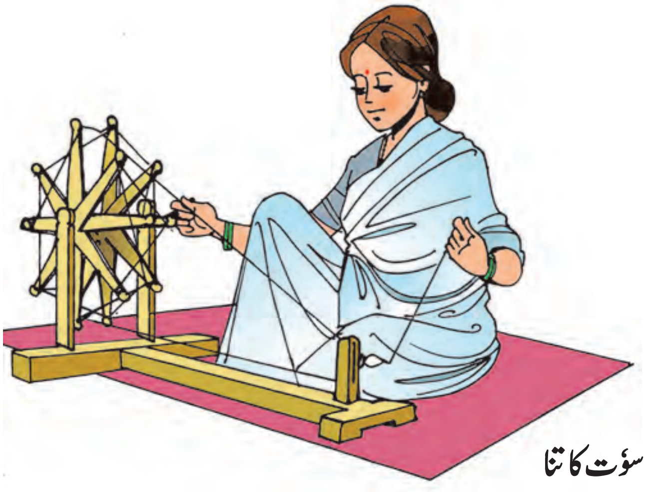

سؤت کاتنا

آپ کے علاقے میں پائی جانے والی کپڑے کی کسی صنعت کی سیر کیجیے یا وہاں کے کسی ماہر کاریگر کو بلوا کر اس کا انٹرویو لیجیے۔ اس میں صنعت کے متعلق معلومات درج ذیل نکات کی مدد سے حاصل کیجیے۔

۱۔ یہ کون سی صنعت ہے؟

۲۔ اس صنعت سے کس چیز کی پیداوار ہوتی ہے؟

۳۔ کپڑا بنانے کے لیے کون سا کچا مال استعمال کیا جاتا ہے؟

۴۔ کچا مال کہاں سے لایا جاتا ہے؟

۵۔ کچا مال کس شکل میں ہوتا ہے؟

۶۔ تیار ہونے والی چیزیں فروخت کے لیے کہاں بھیجی جاتی ہیں؟

۷۔ یہ کپڑے کس موسم میں استعمال کیے جاتے ہیں؟

۸۔ اس صنعت کے لیے کس قسم کے کاریگروں / مزدوروں کی ضرورت پیش آتی ہے؟

۹۔ کاریگر/مزدور کہاں سے دستیاب ہوتے ہیں؟

۱۰۔ کپڑے کی صنعت میں پہلے کے مقابلے میں اب کون سی تبدیلیاں آئی ہیں؟

۱۱۔ اس صنعت میں کن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

درج بالا نکات کے ذریعے ہم کپڑے کی صنعت کے بارے میں معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ اب ریاست مہاراشٹر میں موجود کپڑے کی مخصوص صنعتوں کی مثالیں دیکھیں گے۔ پیٹھن کی پیٹھنی، ایولہ کی ساڑی، اورنگ آباد کی ہمرؤ شالیں، سولاپور کی چادریں، اِچل کرنجی کے دستی اور مشینی کرگھوں پر تیار ہونے والے کپڑے، وغیرہ۔

اگلے صفحے پر دیے ہوئے نقشے سے یہ بات سمجھ میں آجائے گی۔

ایسی صنعتوں کو نقشے کے اشاریہ میں لکھیے جنھیں آپ جانتے ہیں لیکن نقشے میں درج نہیں ہیں۔ نقشے میں ان مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

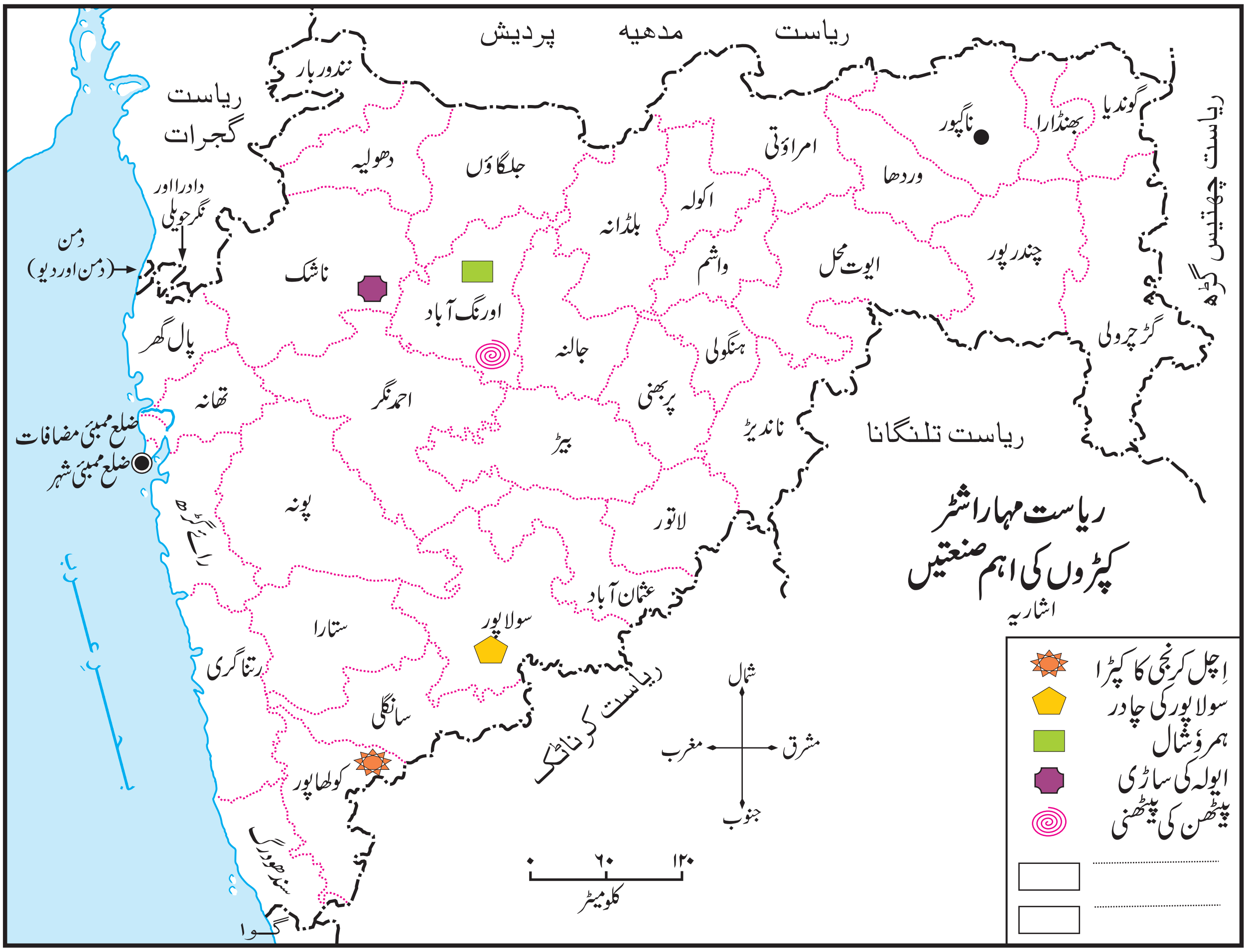

کیا آپ جانتے ہیں؟

لکھنوی چکن، کشمیری سلک (ریشم)، بنارسی سلک، کڑیل، پیتامبری، پوچم پلّی، نارائن پیٹھ، کانجی ورم، پٹولا، میسور سلک ساڑیوں کی کئی قسمیں ہیں۔ ملک کے مختلف علاقوں کی ان ساڑیوں سے تنوّع کا اظہار ہوتا ہے۔

آئیے یہ کر کے دیکھیں۔

کپڑوں کے تنوّع کو جاننے کے لیے اپنے سرپرستوں کے ساتھ کپڑا بازار جائیے۔ مندرجہ ذیل نکات کی بنیاد پر وہاں لوگوں سے بات چیت کیجیے اور اپنی بیاض میں اندراج کیجیے۔

ا۔ کپڑوں کی مختلف قسمیں دیکھ کر ان کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

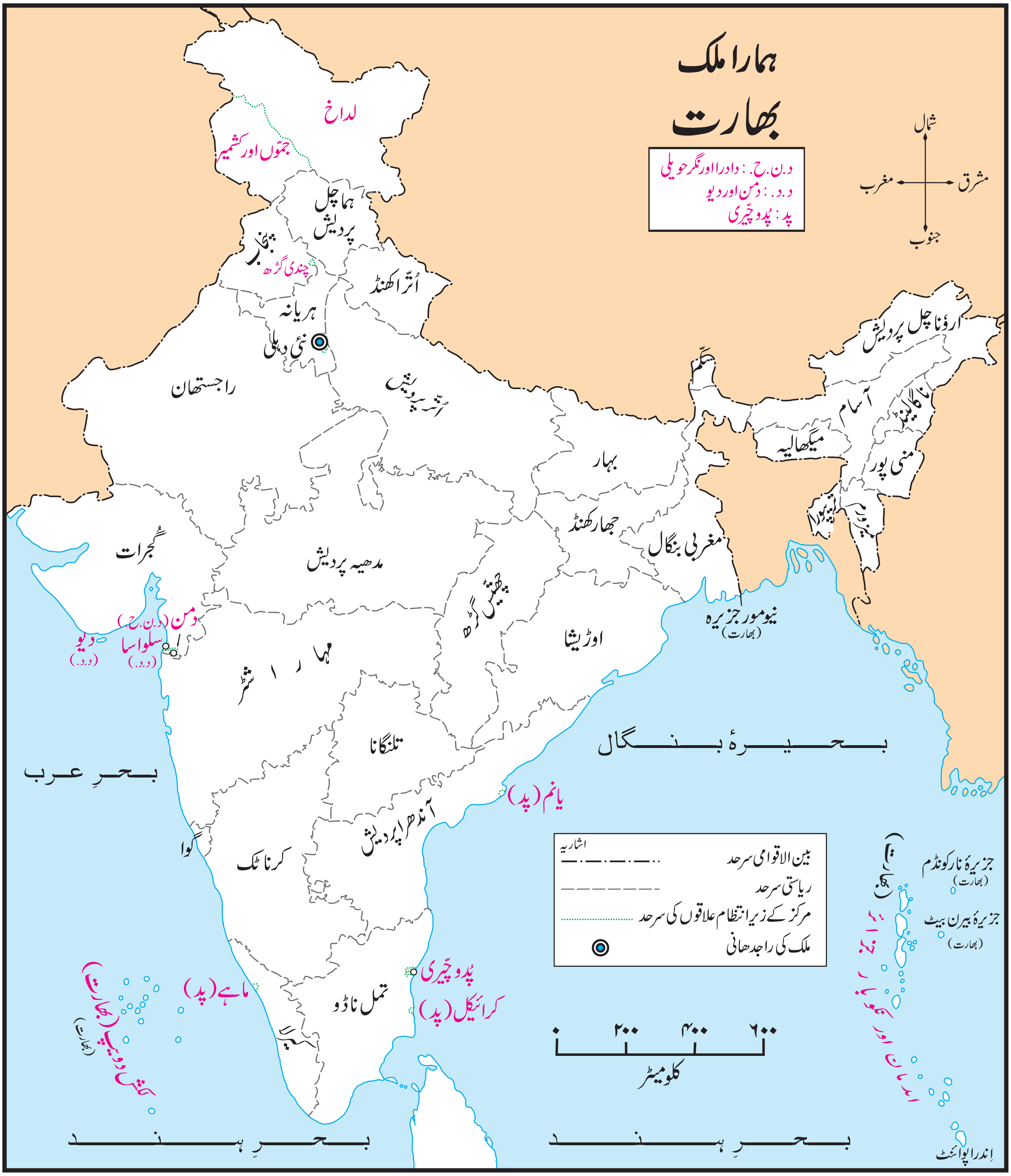

۲۔ اس فہرست کو بچے، جوان اور بوڑھے، اس طرح عمر کے مطابق تقسیم کیجیے۔

۳۔ لباس میں ساڑیوں کی مختلف قسمیں معلوم کیجیے۔

۴۔ ساڑیاں تیار کرنے والے اہم مراکز کے نام لکھیے۔

۵۔ درج کیے ہوئے ساڑیوں کے ناموں کو دھیان میں رکھ کر نقشے میں ان مقامات اور ریاستوں کی نشاندہی کیجیے۔

علاقوں کے اعتبار سے ساڑیوں کے کئی متبادل موجود ہیں۔

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ فی الحال ہمارے یہاں کپڑوں کی کئی قسمیں دستیاب ہیں۔ آب و ہوا کے تنوّع اور سواریوں کی سہولتوں کے سبب بھی کپڑوں کی کئی اقسام دستیاب ہیں۔ کپڑوں میں پایا جانے والا تنوّع ہمارے ملک کے تنوّع کا ایک حصہ ہے۔

آئیے یہ کرکے دیکھیں۔

آپ کے گھر میں/ آس پاس موجود عمر رسیدہ لوگوں سے مل کر درج ذیل معلومات حاصل کیجیے۔

- وہ اپنے بچپن میں کون سے کپڑے استعمال کیا کرتے تھے؟
- ان کے ذریعے بتائے ہوئے کپڑوں کی فہرست تیار کیجیے۔
- وہ فہرست لے کر کپڑوں کی دکان پر جائیے اور معلوم کیجیے ان میں سے کون سے کپڑے دستیاب ہیں۔
- یہ معلوم کیجیے کہ اب کون سے کپڑے استعمال نہیں کیے جاتے۔
- اسی طرح یہ بھی معلوم کیجیے کہ یہ کپڑے کن مقامات سے آتے تھے اور ان کپڑوں کا استعمال کیوں بند ہو گیا ہے۔

- معلوم کیجیے کہ بدلتی روایتوں اور وقت کے ساتھ ساتھ کیا کپڑوں میں تبدیلیاں آئی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

انسانی ارتقا کے درمیان انسان میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہی ہیں۔ ان میں سے ایک انسان کے جسم پر بالوں کا کم ہونا بھی ہے۔ بالوں میں کمی واقع ہوتے ہی انسان کو موسم کی تبدیلیوں سے حفاظت کی ضرورت محسوس ہوئی اور کپڑوں کی ضرورت پیش آئی۔

مختلف زمانوں میں انسان نے جو کپڑے استعمال کیے ان میں رنگارنگی دِکھائی دیتی ہے۔ ابتدائی دور میں انسان کپڑے استعمال نہیں کرتا تھا۔ اس کے بعد درختوں کی چھال اور پتّے استعمال کرنے لگا۔ اس کے بعد جانوروں کا شکار کرکے ان کی کھال کو استعمال کرنے لگا۔ کپاس سے سوت تیار کرنے کا ہنر سیکھنے کے بعد انسان سوتی کپڑے پہننے لگا۔ درج ذیل تصویر سے ان مراحل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

قدرت نے ہمیں اس قدر چیزیں عطا کر رکھی ہیں کہ ہماری ضروریات اچھی طرح پوری ہوسکیں البتہ قدرت ہماری ہوس پوری کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ صرف اپنی ضروریات پوری کرے تبھی یہ قدرتی دولت ہمارے لیے کافی ہوگی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ممبئی کپڑوں کی صنعت کے لیے دنیا بھر میں مشہور مقام تھا۔ اس جزیرے کی مرطوب ہوا میں لمبے دھاگوں سے کپڑا ابنانا آسان ہوتا ہے۔ اسی لیے یہ کپڑے کی صنعت کا ایک بڑا مرکز بن سکا۔ کپڑے کی صنعتی ترقی کے سبب ملک کے مختلف حصوں سے لوگ روزگار کی تلاش میں یہاں آئے اور یہیں بس گئے۔ تبھی سے ممبئی بھارت کی معاشی سرگرمیوں کا ایک اہم مرکز بن گیا۔

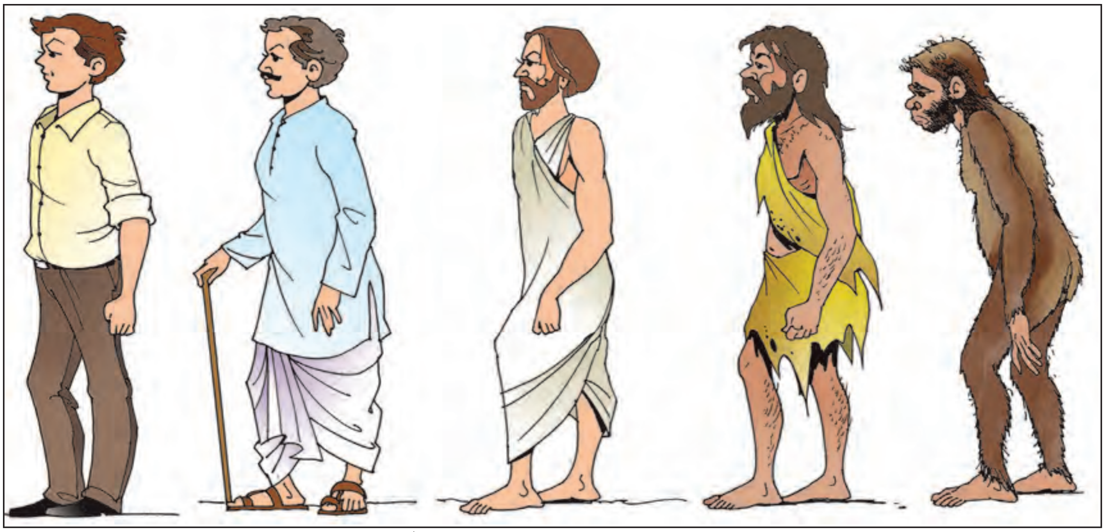

وقت کے ساتھ لباس میں ہونے والی تبدیلی

آئیے دماغ پر زور دیں۔

آب و ہوا کی تبدیلی کے مطابق مختلف علاقوں میں استعمال کیے جانے والے لباس میں تبدیلیاں واقع ہوا کرتی ہیں۔ جموں اور کشمیر، راجستھان، مہاراشٹر اور کیرلا ان ریاستوں میں استعمال کیے جانے والے لباس کی تصاویر حاصل کیجیے اور ان کے سہارے آب و ہوا کے بارے میں کلاس میں بات چیت کیجیے۔

ہم نے کیا سیکھا؟

- چیزوں کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود انھیں حاصل کرنے کی خواہش ہوس کہلاتی ہے۔
- ضرورت کے مطابق چیزوں کا استعمال کرنا چاہیے۔
- ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں مخصوص کپڑے تیار کرنے کی روایت ہے۔
- نقشے کی مدد سے ہم نے اپنے ملک کے کپڑوں میں پایا جانے والا تنوع سمجھا۔

مشق

(الف) درج ذیل چیزوں میں سے جو چیزیں آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے نام اپنی بیاض میں لکھیے۔

(۱) پانی کی بوتل (۲) گیند (۳) گولیاں (کنچے)

(۴) لیپ ٹاپ (۵) گل دان (۶) موبائل

(۷) سائیکل (۸) اسکوٹر (۹) فوٹو فریم (۱۰) ٹفن

ان میں سے کون سی چیزیں آپ خود استعمال کریں گے؟

(ب) روایتی لباس کے مقابلے کی تقریب کے لیے آپ کن کپڑوں کا انتخاب کریں گے؟ بیاض میں لکھیے۔

(ج) درج ذیل خاکے میں چند ریاستوں کے نام دیے ہوئے ہیں۔ وہاں کے مشہور لباسوں کے نام لکھیے۔

ریاست	لباس
مہاراشٹر	
اوڈیشا	
مغربی بنگال	
کرناٹک	
گجرات	
پنجاب	

سرگرمی:

(۱) اپنے گرد و پیش میں لگی کپڑوں کی کسی نمائش کی سیر کیجیے اور وہاں رکھے کپڑوں کی افادیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

(۲) آپ کے علاقے میں موجود 'کھادی گرام اُدیوگ' مرکز کی سیر کیجیے اور کپڑوں کی قسموں اور انھیں تیار کرنے والے مقامات کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

* * *

HFCBBR